گرامی قدر جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) عرض ہے کہ چاندی کی انگوٹھی پہننا تو سنت سے ثابت ہے، مگر کچھ نگینوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ بھی سنت سے ثابت ہیں، جیسے عقیق، فیروزہ۔

پوچھنا یہ ہے کہ:

۱) کیا واقعۃً یہ سنت سے ثابت ہیں اور انہیں سنت سمجھ کر پہنا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) ۲) وہ کون کون سے پتھر ہیں جو سنت سے ثابت ہیں؟

(۳) ۳) پتھروں کی تاثیرات بھی بتائی جاتی ہیں، مثلاً یہ کہ فلاں پتھر میں گرمی کو چوس لینے کی صلاحیت ہے، لہٰذا یہ بخار کو چوس لیتا ہے، یا یہ کہ اس سے جنات قابو میں آجاتے ہیں، یا غلام ہو جاتے ہیں، یا قریب نہیں آتے، یا مال زیادہ ملتا ہے۔ اس میں پوچھنے کی بات یہ ہے کہ کیا یہ ساری باتیں صحیح ہو سکتی ہیں یا ساری ہی غلط ہیں یا جو چیز ان میں تجربہ سے ثابت ہو جائے وہ صحیح سمجھی جائے۔ اگر یہ سوچ رکھی جائے کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں واقعی یہ تاثیرات رکھی ہوں تو اس نظریہ سے ان پتھروں کا استعمال جائز ہے۔ براہ کرم ان باتوں میں شرع شریف کا معتدل مزاج بیان فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مستفتی: عبدالرحمن بن عبداللہ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۳۶/۱۲۹۹
مورخہ

0115

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون ملهم الصواب

(۱) عقیق وغیرہ بعض پتھروں کے فوائد اور تاثیر کے بارے میں عوام میں جو باتیں مشہور ہیں، وہ سنتِ صحیحہ سے ثابت نہیں، مثلاً ایک روایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: عقیق کے ساتھ انگوٹھی پہنو کیونکہ وہ بابرکت ہے (تختموا بالعقيق ، فإنه مبارك) زرد یاقوت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ زرد یاقوت کی انگوٹھی پہننے والا ہرگز محتاج نہیں ہوگا، زمرد کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ فقر اور محتاجی کو دور کرتا ہے، وغیرہ (من تختم بالياقوت الأصفر لن يفتقر والزمرد ينفي الفقر) جبکہ محققین کی تحقیق کے مطابق مذکورہ روایات یا تو موضوع ہیں یا انتہائی کمزور اور ضعیف ہیں، یہی وجہ ہے کہ بہت سے محققین نے ان روایات کی صراحۃً تردید فرمائی، مثلاً علامہ عقیلی رحمہ اللہ نے عقیق والی روایت کو ذکر کرکے فرمایا کہ اس طرح کی کوئی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سرے سے ثابت ہی نہیں، اور علامہ ابن الجوزیؒ نے اس کو موضوعات میں ذکر کیا (لا يثبت في هذا شئ وذكره ابن الجوزي في الموضوعات)، نیز فیض القدیر میں علامہ ابن رجب رحمہ اللہ کے حوالہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی سے متعلق اس طرح کی کوئی حدیث ثابت نہیں، علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ نے اسے موضوعات میں شامل فرمایا. اس لئے ان پتھروں کے بارے میں مبارک ہونے یا نفع ونقصان پہنچانے کا عقیدہ رکھنا جائز نہیں، تاہم کوئی خاص عقیدہ رکھے بغیر انکے استعمال کی گنجائش ہے جسکی تفصیل جواب نمبر (۳) میں ملاحظہ ہو۔

فی مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ١٣/ ١٣٠

واما ما روي في التختم بالعقيق من أنه ينفي الفقر وأنه مبارك وأن من تختم به لم يزل في خير فكلها غير ثابتة على ما ذكره الحفاظ وفي حديث ضعيف أن التختم بالياقوت الأصفر يمنع الطاعون والله أعلم

فی الضعفاء الكبير للعقيلي ٩/ ٤٠٣،

عن عائشة ، قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « تختموا بالعقيق ، فإنه مبارك » . ولا يثبت في هذا عن النبي صلى الله عليه وسلم شيء

وفی فيض القدير ٣/ ٣١٠

وقال ابن رجب رحمه الله : وكل أحاديث التختم بالعقيق لا يثبت منها شئ وقال العقيلي : لا يصح في التختم به شئ وجزم في الميزان بأنه موضوع وروى ابن زنجويه بسند ضعيف عن علي كرم الله وجهه مرفوعا من تختم بالياقوت الأصفر منع من الطاعون.

وفی فيض القدير ٣/ ٣٠٩

وروى تخيموا بمثناة تحتية أي اسكنوا العقيق وأقيموا به وقال حمزة الأصبهاني في التنبيه على التصحيف : الرواة يروونه تختموا بالعقيق وإنما هو تخيموا وهو اسم واد بظاهر المدينة قال ابن الجوزي : بعيد وقائله أحق بأن ينسب إليه التصحيف اه.

دار الافتاء

بلفظ أتاني جبريل فقال : صل في هذا الوادي

قال الحافظ ابن حجر في زهر الفردوس : لكن قول الأصبهاني لعله بعضده ما خرجه البخاري وقوله تختموا بخاء معجمة وتحتية
المبارك يعني العقيق وقل عمرة في حجة اه.وفي الصبح روى أحمد عن عائشة تختموا بالعقيق فإنه واد مبارك ومن خواصه تسكين الروع
أمر بالتختم والمراد به النزول هنالك اه.وقال في حديث له شان من تختم بالعقيق وفي لكل حجر واحبه الملكان ومن خواصه
عند الخصام ويقطع نزف الدم (عق) من حديث محمد ابن زكريا البلخي عن الفضل بن الحسن الجحدري عن يعقوب بن الوليد المدني عن
هشام عن أبيه عن عائشة ثم قال أعني العقيلي : ولا يثبت في هذا شيء ، وقال ابن الجوزي وتبعه المؤلف يعقوب كذاب يضع (وابن لال في
مكارم الأخلاق ك في تاريخه هب خط وابن عساكر) في التاريخ خرجه هو والخطيب من طريق أبي سعيد شعيب بن محمد الشعبي عن محمد
بن وصيف العامي عن محمد بن سهل بن الفضل عن خلاد بن يحيى عن هشام عن عروة عن عائشة (فر) كلهم (عن عائشة) رضي الله عنها
قال الزركشي : رواه الديلمي عن عائشة رضي الله عنها وأنس وعمر وعلي وغيرهم بأسانيد متعددة وفي اليواقيت للمطرزي عن إبراهيم
الحربي أنه صحيح اه.وخالفه المصنف فقال في الدرر سنده ضعيف وذلك لأن فيه أحمد بن عمير وغيره من الضعفاء وحكم ابن الجوزي
بوضعه قال المؤلف في مختصر الموضوعات وأمثل ما ورد في هذا الباب حديث البخاري في تاريخه من تختم بالعقيق لم يقض له إلا بالتي هي
أحسن اه.فهذا أصل أصيل فيه.

(۲)سوال کا مطلب واضح نہیں ،اگر مطلب یہ ہو کہ کون کون سے پتھروں کی تاثیراور فوائد سنت سے ثابت ہیں۔تواسکے بارے میں تفصیل اوپر آچکی ہے۔اور اگر مطلب کچھ اور ہو تواسکی وضاحت کر کے دوبارہ حکم معلوم کیا جاسکتا ہے۔

(۳)جواہرات اور قیمتی پتھروں وغیرہ میں حق تعالیٰ شانہ نے کچھ طبی خواص رکھے ہیں جیسے جڑی بوٹیوں،دواؤں،علاقوں اور موسموں کے اپنے اپنے خواص ہیں۔جب یہ جواہرات اور قیمتی پتھر استعمال کئے جاتے ہیں تواگر حق تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے توانکے طبی خواص اور فوائد ظاہر ہوجاتے ہیں،اور اگر منظور نہیں ہوتا توظاہر نہیں ہوتے،اس سے زیادہ انکی کچھ حقیقت نہیں ہے۔
اس لئے اگر کسی پتھر وغیرہ کے خواص تجربہ سے ثابت ہوں اور ان خواص کے پیش نظر یقینی اعتقاد رکھے بغیر شرعی حدود میں رہکر انگوٹھی میں پتھر بطورِ نگ رکھ کر استعمال کرلے(مثلاً مرد ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں اور عورتیں سونا چاندی کی انگوٹھی میں استعمال کرلیں) توشرعاً اسکی گنجائش ہے۔(مأخذہ:١٦ /١٣٥)۔

فی حاشیة ابن عابدین ۶/ ۳۶۰

قوله (والعقيق) قال في غرر الأفكار والأصح أنه لا بأس به لأنه عليه الصلاة والسلام تختم بعقيق وقال تختموا بالعقيق فإنه مبارك ولأنه ليس بحجر إذ ليس به ثقل الحجر وبعضهم أطلق التختم بيشب وبلور وزجاج قوله (وعمم منلاخسرو) أي عمم جواز التختم بسائر الأحجار حيث قال بعد كلام فالحاصل أن التختم بالفضة حلال للرجال بالحديث وبالذهب والحديد والصفر حرام عليهم بالحديث وبالحجر حلال على اختيار شمس الأئمة وقاضيخان أخذا من قول الرسول وفعله لأن حل العقيق لما ثبت بهما ثبت حل سائر الأحجار لعدم الفرق بين حجر وحجر وحرام على اختيار صاحب الهداية و الكافي أخذا من عبارة الجامع الصغير المحتملة لأن يكون القصر فيها بالإضافة إلى الذهب ولا يخفى ما بين المأخذين من التفاوت اه أقول لا يخفى أن النص معلول كما قدمناه فالإلحاق بما ورد به النص في العلة التي فيه أخذ من النص أيضا والنص على الجواز بالعقيق يحتمل عدم الثبوت عند المجتهد

0117

Scanned by CamScanner

كما مر فقياس غيرهما عليهما يحتاج إلى دليل واتباع المجتهد اتباع

أو ترجيح غيره عليه على أن العقيق أو اليشب ليسا من الحجر

للنص لأنه تابع للنص غير مشروع قطعا

وفي مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح ١٣/ ١٣٠

ينبغي أن يعلم أن التختم بالعقيق قيل حرام لكونه حجرا وهو المختار عند أبي حنيفة وقيل يجوز التختم بالعقيق لأنه قال تختموا بالعقيق فإنه مبارك اه والظاهر أن الخلاف في الحلقة لا الفص حتى يجوز أن يكون الفص من الحجر والحلقة من الفضة بلا خلاف وقد ورد صريحا في خبر ذكره السيد جمال الدين في روضة الأحباب أن فص خاتمه كانت عقيقا وفي النهاية يحتمل أنه أراد من الجزع أو من العقيق لأن معدنهما اليمن والحبشة أو نوع آخر ينسب إليها اه وقيل كان جزعا أو عقيقا وقيل حبشيا لأنه يؤتى بهما من بلاد اليمن وهو من كورة الحبشة وقيل معنى فصه منه أن موضع فصه منه فلا ينافي كون فصه حجرا قال بعض الشراح وأما ما روي في التختم بالعقيق من أنه ينفي الفقر وأنه مبارك وأن من تختم به لم يزل في خير فكلها غير ثابتة على ما ذكره الحفاظ وفي حديث ضعيف أن التختم بالياقوت الأصفر يمنع الطاعون والله أعلم

———والله اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١٣/ رجب المرجب /١٤٣٧ ہجری

21/ اپریل/2016/عیسوی

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

١٧/ رجب المرجب /١٤٣٧ ہجری

اپریل 2016

Scanned by CamScanner